قرآن کی رہنمائی میں سائنس کے کرشمے

جناب ٹوی عبدالرزاق صاحب ۔ انچ سی ۔ ایس

فرنگستان ہر چیز کو ایک دوسری نظر سے دیکھتا ہے اور سائنس کے ہیبتناک نام سے اپنے نقطۂ نظر کو مستقیم بنانا چاہتا ہے ۱۹۲۶ء میں ایک انگریزی روزنامہ میں ایک خود ساختہ فرنگی پیغمبر کی پیشین گوئی کا ذکر تھا جس نے شوشہ چھوڑا تھا کہ دنیا جس میں ہم لوگ رہتے ہیں اس سال ختم ہو جائے گی چنانچہ اس کے بتائے ہوئے وقت حشر کا نظارہ کرنے کے لئے امریکہ میں جوق جوق لوگ جمع ہوئے لیکن دنیا ختم نہ ہوئی البتہ کذاب کا کذب روشن ہو گیا کیوں کہ مخلوق کا پیدا کرنے والا ہی جانتا ہے کہ ہمارے اعمال کی سزا و جزا کے لئے وہ کب قیامت برپا کرے گا۔

خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سے اب تک متعدد نبی بنے نفس کے دھوکے میں آئے اور ہولناک پیش گوئیاں کیں مگر ایک روز خود مٹ گئے اور تاریخ کے صفحات پر اپنی داغدار سوانح چھوڑ گئے۔ خدا کی خدائی قائم کر دی اور اس کے عالم الغیب ہونے پر کوئی داغ نہ آیا وہ جب تک زندہ رہے جاہلوں کا ایک ایک گلہ انہیں ہانکنے کے واسطے مل گیا اس کلجگ کے زمانہ میں پیش گوئی کرنیوالا ایک اور گروہ بھی ہے جو نبوت کا دعویدار تو نہیں ہوا مگر اپنے حساب سے اس نے دنیا کے خاتمہ کا اندازہ کیا وہ اس کی عمر ابھی کئی لاکھ برس بتاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی اس مخلوق کو کب ماریگا اور مردوں کو کب زندہ کریگا۔ سائنس دان

اصحاب کا خیال ہے کہ اگر زمین کا انجام بھی ایسا ہی ہونے والا ہے جیسا کہ عطارد و زہرہ کا ہوا ہے تو ایک روز آئیگا کہ زمین اپنے محور کے گرد گھومنا چھوڑ دے گی۔ قوتِ محرکہ کے سلب ہو جانے پر وہ مُردہ ہو جائے گی۔ اُس وقت اُس کا ایک ہی رُخ سورج کے مقابل رہے گا اور وہ ہمیشہ اُسی حالت میں رہیگی۔ اُس کے ایک جانب دہکتی آگ ہوگی۔ اور دُوسری جانب یخ۔ سورج کی طرف کا پہلو ہمیشہ روشن رہے گا اور دُوسرا پہلو تاریک۔ مگر اس کے لئے ابھی کئی کرور برس درکار ہیں۔

چاند اور مریخ کی بابت اب تک جو کچھ معلوم ہوا ہے اگر اس سے اندازہ کیا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ زمین رو بہ فنا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پانی دنیا میں بسرعت کم ہوتا جارہا ہے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا کہ شمالی اقطاع جو کبھی خوب آباد تھے اب ویران اور سنسان پڑے ہیں۔ ایسا ہی شمالی امریکہ کے بعض مقامات اور اُن کے کھنڈر بتا رہے ہیں کہ کبھی یہاں آبادی تھی اور آفرینندہ روزگار کی پیداوار کو جہاں ہر طرح کی آسائش حاصل تھی زمانہ کی رفتار و حالات کی بنا پر یہ بھی یقین کیا جاتا ہے کہ سمندر کی سطح خود اپنے پانی میں ڈوب رہی ہے۔ پروفیسر میکلین ایک مشہور سائنس دان ہیں انھوں نے بطریقِ ریاضی حساب کرکے ختم دنیا کے متعلق ایک تعجب خیز خیال ظاہر کیا ہے۔ اس ماہرِ طبعیات کا بیان ہے کہ ستارے حجم میں بڑھتے جارہے ہیں۔ جیسے جیسے وہ گزرتے ہیں ستاروں کی خاک (یعنی اس مادہ کی خاک جس سے ستارے بنتے ہیں) اور غیر متعلق مادے اپنے گرد لپیٹتے جاتے ہیں ایک وہ وقت آئے گا کہ بڑے بڑے اجسام فلکی اُصول کشش کے مطابق چھوٹوں کو اپنے اندر جذب کرلیں گے اور انجام کار صرف دو ستارے رہ جائیں گے ایک سورج اور دوسرا مشتری۔ پروفیسر موصوف پیش گوئی کرتے ہیں کہ ہماری زمین اسی طرح مشتری میں مدغم ہو جائے گی۔ مشتری اسکی خاک اڑا اڑا کر اپنے گرد لپیٹ لے گا اور اگر صورتِ حال کی موجودہ رفتار

قائم رہی تو دنیا کے ختم ہونے اور روزِ قیامت کے قائم ہونے کو ابھی دس لاکھ کھرب برس چاہیئے۔ زمین کا یہ انجام انقلابی ہے اور اس پر بہت کچھ نکتہ چینی ہی نہیں ہوئی بلکہ بہتوں نے اس خیال کی مخالفت بھی کی ہے۔ مگر واضح رہے کہ منجموں کے نزدیک زمین خاک کا ایک ایسا ہی داغ ہے جیسا کہ صحرائے اعظم میں ریت کا ایک ذرہ ہوتا ہے اور جب ہم اپنے خاص نظامِ شمسی کا ستاروں کے بحرِ بے پایاں سے مقابلہ کریں تو اس کے سامنے ایک گرد ہے۔

نکولا ٹسلا کی رائے ہے کہ ہماری زمین آخر کار جل کر تباہ ہوگی اس کا دعویٰ ہے کہ۔ چونکہ فضا برق سے معمور ہو چکی ہے لہٰذا اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ اس میں کسی روز خود بخود آگ لگ جائے گی۔ ایک ہولناک دھماکہ ہوگا، دنیا شعلوں میں گھر جائے گی اور چند ساعت میں تمام زندگی فنا ہو جائے گی۔ بخلاف اس کے گرانٹ ایلن کہتا ہے کہ زمین کا غلاف ایک روز اسی طرح پھٹ جائے گا جس طرح یخ ٹوٹ جاتی ہے اور تمام زندگی ختم ہو جائے گی۔ اور بعض دیگر سائنس دانوں کا خیال ہے کہ فضا میں خوفناک تبدیلی واقع ہونے کا امکان پیدا ہو گیا ہے کیونکہ فضا کا مرکب مرورِ زمانہ سے بہت بدل گیا ہے۔ لاکھوں برس پہلے فضا میں جو کاربن ڈائی آکسائیڈ تھا اب اس کی مقدار قلیل رہ گئی ہے۔ اور یہ ممکن ہے کہ اس کی کافی مقدار پیدا کرنے کے لئے آتش فشاں پہاڑوں کا وحشت ناک عمل تمام زندہ مخلوق کا گلا گھونٹ دے۔ ممکن ہے کہ کوئی دمدار ستارہ زمین کے پاس سے گزرتا ہوا زہریلی گیاس (ہوا) چھوڑ جائے کہ زندگی ناممکن ہو جائے ممکن ہے کہ زمین میں سے ایسے بخارات برآمد ہوں جو تمام دنیا کو خشک کر کے اس کو بیجان کر دیں۔ غرض سائنس کو اختیار ہے کہ جو تجربے چاہے کرے اور جو چاہے پیش کرے اندازہ لگائے۔ لیکن قدرتِ کاملہ کی آسمانی شہادت تو یہ ہے کہ:۔

"ایک دن ایسا آنے والا ہے جب آسمان اور زمین چاند و سورج اور

"تمام سیاروں میں تصادم ہوگا۔ پہاڑوں کے پرزے اُڑ جائیں گے۔"
"سمندروں میں نمی تک نہ رہے گی۔ برق اپنی خاصیت کھودیگی۔"
"قانون جذب وکشش باطل ہوجائے گا۔ یہی دن قیامت کا دن"
"ہوگا جب انسان سے اُس کے اعمال خیر وشر کا حساب لیا جائیگا۔"

سورۃ تکویر

اے عقل وتجربے کے شیدائیو۔ اے سائنس کے فدائیو! قیامت کو دور سمجھ کر غافل نہ ہوجاؤ وہ آیا ہی چاہتی ہے۔ شاید

ہمین نفس نفس واپسین بود

فتبارک اللہ احسن الخالقین

"مُصوّر نے اب اپنی آخری تصویر تیار کرلی تھی، یہاں تک کہ اُس میں اپنی رُوح بھی پھُونک چکا تھا۔"

"اس تصویر میں اُن ساری تصویروں کے نقش ونگار موجود تھے جواب تک بن چکی تھیں۔"
"مُصوّر کو درحقیقت اسی تصویر کا بنانا مقصود تھا۔" "تصویر بول اٹھی" میں اب کیا کروں؟
"مُصوّر نے تصویر کے نازک ہاتھوں میں ایک نُورانی چیز رکھ دی" یہ قرآن تھا۔"

"مصلح"